معارف وسلوک

قسط ۲

جامع ماسٹر محمد عمر صاحب

ملفوظات شیخ طریقت

مولانا محمد عبداللہ صاحب بہلوی

شجاع آباد

فرمایا: میری یہ نصیحت یاد رکھنی چاہئے اگر کسی جگہ دین اور دنیا کا مقابلہ ہو جائے تو دین کو غالب کرنا۔ مثلاً مجھے رواج مجبور کرتا ہے۔ مگر شریعت دوسری جگہ لے جانا چاہتی ہے تو شریعت کو غالب کرنا۔

فرمایا: تصوف میں اصل چیز ہے اہل اللہ کے فیضِ صحبت کی باتوں سے کام نہیں چلتا۔

قال را بگذار مرد حال شو ‌ ‌ ‌ پیش مردِ کامل پامال شو

یعنی باتونی نہ بن حال والا بن۔ پھر فرمایا اگر حال والا بننا چاہتے ہو تو کسی کامل کے سامنے پامال ہونا پڑے گا۔

گر تو سنگ خارۂ مرمر شوی ‌ ‌ ‌ چوں بصاحب دل رسی گوہر شوی

اگر تو سخت پتھر کی طرح غیر کارآمد کیوں نہیں، کسی صاحب دل کے پاس جائے گا تو پارس بن جائے گا۔

پیشِ رہبر ذلیل ہو جاؤ ‌ ‌ ‌ بتبع بے دلیل ہو جاؤ

پھر تو ہیچ ہیچ جمیل ہو جاؤ ‌ ‌ ‌ یعنی اللہ کے خلیل ہو جاؤ

فرمایا: اگر ذکر میں انوار نظر نہیں آرہے پھر بھی شکر کر کہ خدا تعالیٰ نے تجھے بندگی میں تو لگا دیا ہے۔

رو شکر کن در کار خیرت بداشت ‌ ‌ ‌ نہ چوں دیگرانت معطل گذاشت

خدا تعالیٰ کا احسان سمجھ اگر وہ یہ فرما دیتا کہ نکل جا! کہ میں تمہیں اپنے دربار میں آنے کی اجازت نہیں دیتا۔

بندگی چوں گدایاں بشرطِ مزد مکن ‌ ‌ ‌ کہ خواجہ روش بندہ پروری داند

کوئی چیز حاصل نہیں ہو رہی تو پھر بھی اس ذاتِ کریم کا شکر کر رب تعالیٰ کو ایسے ہی منظور ہو گا سردار کو غلام کے پالنے کا طریقہ آتا ہے۔

از خدا جز خدا چیزے مخواہ ‌ ‌ ‌ خدایا از تو ترا خواہم

خدا سے خدا کے سوا کوئی چیز نہ مانگ بس یہی مانگ کہ اے اللہ میں تجھ کو تجھ ہی سے طلب کرتا ہوں۔

فرمایا: ہمارے ذکر کا تو مقصد یہ ہے کہ یوسف علیہ السلام بک رہے تھے۔ ایک بڑھیا کو راستے میں کسی نے دیکھ کر پوچھا کہاں جارہی ہو کہنے لگی یوسف کو خریدنے۔ پوچھا کیا اسباب لے کر جارہی ہو؟ جواب دیا یہ تھوڑی سی سُوت کی اَٹی لے کر جارہی ہوں۔ اس پوچھنے والے نے کہا، اللہ کی بندی وہاں تو دولت مندوں کا کام ہے تیری سُوت کی اس چھوٹی سی اَٹی کو کون پوچھے گا۔ کہنے لگی یہ تو مجھے بھی معلوم ہے لیکن قیامت کے دن یوسف کے خریداروں میں تو شامل ہو جاؤں گی۔ اسی کو مولانا روم فرماتے ہیں ؎

ہمینم بس کہ داند ماہ رویم　　کہ من نیز خریداران اویم

تاکہ میں جان لوں کہ میں بھی اس کے خریداروں میں شامل تھی۔

شیطان اگر وسوسے ڈالتا ہے تو ڈالے تو اللہ اللہ کرتا رہ۔ تیرا کام یار کے کوچہ میں قدم رکھنا ہے قبول کرنا اس کا کام ہے۔

فرمایا: طالب کی صحیح طلب سے خدا ملتا ہے۔ ایک بزرگ رو رہے تھے۔ کسی نے کہا۔ حضرت! بہت نہ روئیں آنکھیں خراب ہو جائیں گی۔ فرمانے لگے اگر آنکھوں کے بدلے یار ملتا ہے تو یہ آنکھیں چلی جائیں یا یار مل جائے ورنہ یہ آنکھیں یار کے سوا کسی چیز کو تو نہ دیکھیں۔

دست از طلب ندارم تا کام من برآید　　یا تن رسد بجاناں یا جاں ز تن برآید

یعنی طلب خدا سے ہاتھ نہ چھوڑوں گا۔ یا جان چلی جائے یا یار مل جائے۔

طلب خدا میں اگر جان بھی چلی جائے پھر بھی سستا سودا ہے۔

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی　　حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

مجنوں نے لیلیٰ کے فراق میں جان دے دی۔ کیا اللہ تعالیٰ کی طلب لیلیٰ کی طلب سے کم ہے؟

فراق و وصل چہ باشد رضائے دوست　　کہ حیف باشد ازو غیر تمنائے

حضرت شیخ المشائخ مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں کسی نے شکایت کی کہ حضرت! ذکر تو کر رہا ہوں مگر فائدہ نظر نہیں آیا۔ آپ نے فرمایا۔ کیا یہ کم بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا نام مبارک لینے کی توفیق تو دے رہے ہیں پھر حاجی صاحبؒ نے یہ شعر پڑھا۔

یابم اورا نیابم جستجوئے میکنم　　حاصل آید یا نیاید آرزوئے میکنم

بقول حضرت تھانویؒ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ فرماتے تھے جب کوئی شخص ایک دفعہ زبان یا دل سے اللہ اللہ کہتا ہے تو اوپر سے منظوری آتی ہے تب دوسری دفعہ اللہ کا مبارک نام لینے کی توفیق دی جاتی ہے۔ امام الاولیاء

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ایک رات کی چاندنی میں جنگل کی طرف نکلے۔ اوپر کو منہ کر کے عرض کیا:
یا بار الٰہ! تیری بادشاہی تو بہت بڑی ہے۔ مگر یاد کرنے والے تھوڑے؟
ہاتفِ غیب سے آواز آئی بایزید! بادشاہ اپنے دربار میں ہر کسی کو آنے کی اجازت نہیں دیا کرتے۔

فرمایا: اصل چیز مرشدِ کامل کی صحبت ہے جس قدر مرشد کامل سے محبت کا رابطہ بڑھتا جائے گا۔ مرید دور رہ کر بھی شیخ کے فیض سے فیض یاب ہوتا رہے گا اور بے محبت آدمی مرشد کے فرمان شرعی کی تعمیل نہ کرنے والا گو قریب ہے۔ بے نصیب ہے۔ حضرت لاہوری نور اللہ مرقدہٗ نے قاضی احسان احمد شجاع آبادی مرحوم کی مسجد میں فرمایا تھا:
"اے شجاع آباد والو! آپ لوگ اللہ والوں کی حقیقت کیا جانیں؟ اُن کے جوتوں کے ذرّوں میں وہ موتی ملتے ہیں جو بادشاہوں کے تاجوں میں بھی نہیں ملتے۔ ہم نے اللہ والوں کے جوتوں کی مٹی کے ذرّوں کو سرمہ بنایا تو ہمیں سب کچھ نصیب ہوا۔"
محدث الامت حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ نے جب دورۂ حدیث پڑھایا تو ختم شریف کی تقریب کے موقعہ پر فرمایا۔ "لاکھ بار بخاری پڑھو جب تک کسی کامل کے جوتے سیدھے نہیں کروگے کچھ نہیں ملے گا"۔

فرمایا: شیخ کی فیض صحبت ہی سے تصوف کا پتہ چلتا ہے۔ اہل اللہ کی صحبت کے بغیر بصیرت کا حاصل ہونا ناممکن ہے۔ یاد رکھئے علم اور چیز ہے۔ کتابوں کے علم کے مصداق اگر رنگ چڑھانا ہو تو کسی کامل متبع سنت کی صحبت، عقیدت، ادب اور اطاعت سے رنگ چڑھے گا۔ ہر چیز اپنی اپنی دکان سے ملتی ہے۔ کپڑا بزاز کی دکان سے۔ ادویات پنساری سے مگر علم کے مصداق رنگ چڑھانا ہو تو وہ اہل اللہ کے فیض صحبت سے نصیب ہوتا ہے۔

نہ کتابوں سے نہ وعظوں سے نہ زر سے پیدا　　دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ جو امت کے امام تھے اور چھ لاکھ حدیث کے حافظ تھے۔ غالباً حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جایا کرتے تھے۔ کسی نے پوچھا آپ اتنے بڑے عالم ہو کر اس گودڑی پوش کے پاس کیوں جایا کرتے ہیں فرمایا۔
"ان کی خدمت میں حاضر ہونے سے وہ باتیں ملتی ہیں جو کتابوں سے حاصل نہیں ہو سکتیں"
صحبت کی بڑی دلیل فضیلت مقام صحابہؓ ہے جس قدر جس صحابیؓ کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت زیادہ نصیب ہوئی وہ صحابہؓ میں زیادہ مقام کا مالک بنا۔ حضرت مجدد الف ثانی شیخ سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات میں ہے۔
خواجہ اویس قرنیؒ باطنی قرب اور محبت نبوی کے باوجود محض اس لئے صحابہؓ میں سے ادنیٰ فرد کے رتبے کو نہیں پہنچ سکے کہ وہ بدنی قرب نہیں رکھتے تھے جو صحابہ کرامؓ کو حاصل تھی۔
حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ فارغ التحصیل عالم کو چاہئے کہ وہ کم از کم چھ ماہ کسی کامل کی صحبت

میں رہے تاکہ تزکیۂ نفس ہو جائے۔

فرمایا: دردِ دل پیدا کرو

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کرّوبیاں

کیا بندگی کے لئے فرشتے تھوڑے تھے؟ حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک بزرگ تشریف لائے فرمایا سعدی بیا ترا قطبی دہم۔ اے سعدی میں تمہیں قطب بنا دوں۔ شیخ سعدی نے عرض کیا۔ اے شیخ! مرا قطبی در کار نیست۔ مجھے قطب بننے کی ضرورت نہیں۔ اگر خواہی دادن چیزے مرا دردِ دل بہ دِہ۔ اگر کچھ دینا چاہتے ہو تو دردِ دل والا بنا دیں شیخ نے فرمایا۔ ایں کار برائے مدت در کار است۔ اس کام کے لئے مدت درکار ہے۔

فرمایا: جس قدر دردِ تبلیغ و دردِ تبلیغ اتباعِ سنّت و دردِ تبلیغ توحید ہوگا۔

لہٰذا تیرا مرتبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ ہوگا بس یہی خیال رہے کہ یہ سارا محلہ یہ سارا ضلع بلکہ یہ سارا ملک میرے یار کا بن جائے۔

مگر یار سچ کہتا ہوں ناراض نہ ہونا ہمیں اپنی اصلاح کا درد نہیں خلقت کی اصلاح کا درد کیسے پیدا ہوگا۔ امام الاولیاء رئیس التبلیغ مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ جو تبلیغی جماعت کے بانی اور امام تھے۔ آپ کسی بڑے آدمی کو تبلیغ کرنے گئے وہ کسی آدمی سے بات کر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا بھائی تھوڑی سی دیر کے لئے میری بات بھی سن لیں۔ اس نے حضرت کو چند اہانت آمیز الفاظ کہے اور ایک لات بھی مار دی۔ آپ کمزور اور نحیف آدمی تھے۔ ایک کھڈے میں جا گرے۔ آپ اٹھے اور اپنی پگڑی اتار کر اس کے پاؤں پر رکھ دی اور فرمایا کہ بھائی ذرا سی دیر میری بات سن لیں۔ اس کے دل میں رحم آگیا۔ آپ نے تبلیغی جماعت کے اصول بیان کئے۔ آخر میں جماعت میں نکلنے کے لئے وقت مانگا۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی برکات سے اس آدمی کے دل پر اتنا اثر ہوا کہ اس کی وجہ سے تین سو خاندانوں کو ہدایت نصیب ہوئی۔

او ترک لا ولد دو قسم کے ہوتے ہیں ایک جسمانی اور دوسرا روحانی۔ اگر ہماری تبلیغ سے ایک لڑکا یا لڑکی اللہ والا بن گیا تو اس سے نجات ہو جائے گی۔ دل میں ہم عہد کر لیں کہ کم از کم ایک آدمی اللہ والا بنانا ہے۔ خلوص اور محبت سے تبلیغ کریں تو انشاء اللہ اچھا نتیجہ برآمد ہوگا۔

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری قدس سرہ العزیز مدرسہ خیر المدارس جالندھر تشریف لے گئے۔ وہاں ایک بھنگی جو مذہباً عیسائی تھا۔ مکان میں جھاڑو دے رہا تھا۔ آپ کھانا کھا رہے تھے۔ شاہ صاحب نے فرمایا۔ آؤ بھائی میرے ساتھ کھانا کھا لو۔ وہ احساسِ کمتری کے باعث شرمندہ ہوا۔ آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ کھانے میں شریک کر لیا۔

وہ جب گھر گیا تو اپنی بیوی کو مذکورہ واقعہ سنایا کہ آج مسلمانوں کے ایک بہت بڑے راہنما نے میرے ساتھ

اس قدر شفقت فرمائی ہے۔ اس کی بیوی نے کہا کہ اگر مسلمانوں کے راہنماؤں کا اس قدر اخلاق ہے تو ہم مسلمان ہوتے ہیں۔ شام کو وہ اپنے بیوی بچوں اور چند دیگر رشتہ داروں سمیت امیر شریعت کے دستِ حق پر مسلمان ہو گیا۔

فرمایا: حضرت غلام محمد دین پوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے۔ مرید کا کمال یہ ہے کہ وہ شیخ کو اپنا عاشق بنالے۔ وہ تیرے ہدیئے اور تحفے تحائف پیش کرنے سے خوش نہیں ہوں گے۔ بلکہ وہ تیری اتباعِ سنت کثرتِ ذکر اور ترک بدعت کے دوام سے خوش ہوں گے۔

اسی کو فرمایا

عاشقو عشق میں اس قدر اثر پیدا کرو — کہ معشوق خود مفتون ہو تیرے منانے کے لئے

ولسوف يعطيك ربك فترضى

فرمایا: حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر نقل اصل کے مطابق ہو جائے اور اتباع سنت اس قدر محبوب ہو کہ جان دینے اور مال دینے میں دریغ نہ ہو۔ محب کو محبوب کی اطاعت میں خاص لطف، فرحت اور سرور نصیب ہوتا ہے۔ غدر کے زمانے میں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی دار العلوم دیوبند کے وارنٹ گرفتاری جاری ہو گئے۔ آپ اکابر کے مشورہ سے چھپ گئے۔ تین دن بعد باہر نکل آئے۔ کسی نے کہا حضرت آپ چھپے رہیں۔ گرفتاریاں دھڑا دھڑ ہو رہی ہیں علماء کو پھانسی پر لٹکایا جا رہا ہے۔ اگر آپ بھی گرفتار ہو گئے تو تحریک ختم ہو جائے گی۔ آپ نے فرمایا بھائی حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم غارِ ثور میں تین دن چھپے۔ میں بھی تین دن چھپا۔ اب قاسم کی جان جائے سو جائے مگر یار کی سنت میں فرق نہ آئے۔

فرمایا: یاد رکھئے۔ افعال ہوں یا اعمال۔ عبادات ہو یا معاملات ہر کام میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا خیال رکھنا چاہیئے ولایت خرقِ عادات کا نام نہیں بلکہ اتباعِ سنت میں کمال پیدا کرنے کا نام ہے۔

مشہور ہے کہ اسلاف میں سے ایک بزرگ کی خدمت میں ایک خربوزہ پیش کیا گیا۔ آپ نے کچھ دیر سوچ کر واپس کر دیا اور فرمایا بھائی مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا معلوم نہیں کہ حضور علیہ السلام نے خربوزے کو توڑ کر کھایا یا چھری سے کاٹ کر کھایا ہے

بس عادت کو عبادت اور دنیا کو دین بنانا ہو تو نیت صاف کریں اور ہر کام شروع کرنے سے پہلے سوچ لیں کہ اس کام میں سنت طریقہ کیا ہے۔ پھر انشاء اللہ ہر کام عبادت بن جائے گا۔

فرمایا: تصوف نام ہے تعمیر الظاہر والباطن کا۔ یعنی ظاہر کو آباد کرنے۔ احکام شریعت سے اور باطن کو آباد کرنے اخلاق حمیدہ سے یا بالفاظِ دیگر ظاہر کو آباد کرنے آدابِ شریعت سے اور باطن کو محبت الٰہی سے پیوست کرنے کا نام تصوف ہے۔ ظاہر اگر معاملات، معاشرت، عبادات، سیاسیات۔ تہذیبِ اخلاق۔ تہذیب تمدن احکامِ شریعت سے آباد نہیں

تو باطن ماسوی اللہ سے منقطع ہے۔ جب مجھے حضرت مرشد محمد امیر دامانی رحمۃ اللہ علیہ نے خلافت بخشی تو فرمایا" تو قلندر بنو" مجھے تعجب ہوا قلندر تو بے دین بھنگی اور نشئی ہوتے ہیں۔ تشفی کے لئے عرض کیا حضرت! قلندر تو بے دین لوگوں کو کہتے ہیں۔ فرمایا نہ نہ جو تجھے گالیاں دے۔ تو دعا کرنا۔ جو تکلیف دے احسان سے پیش آنا۔

واعف عن ظلمك واحسن اساءك اليك

تصوف کا حاصل یہ ہے کہ ہماری خودی مٹ جائے۔ خدا کی ذات کے سوا کسی پر نظر و اعتماد و اعتقاد نہ رہے ۔

نہ ہم کسی کے نہ کوئی ہمارا ہم اسی کے وہی ہمارا

خودی کا مطلب یہ ہے کہ اپنی نفسانی خواہشات کو چھوڑ دے اور صرف خدا کی مانے۔

ٹینڈر نوٹس

محکمہ پی ڈبلیو ڈی کے منظور شدہ ٹھیکیداروں سے جنہوں نے سال ۷۹-۱۹۷۸ء کیلئے فیس جمع کرائی ہو مندرجہ ذیل کام کیلئے سربمہر ٹینڈر مطلوب

نام کام	تخمینہ کام	زر ضمانت	ٹینڈر تاریخ	مقررہ میعاد
ٹرائیل بورنگ Trial Boring اور بور ہول کو کنوئیں میں تبدیل کرانا۔ بمقام رورل ہیلتھ سنٹر جاک اسماعیل خیل	۱۵۷،۰۰۰/ روپے	۳۱۴۰/- روپے	۱۵-۴-۷۹	ڈھائی مہینہ

نوٹ باقی تمام قواعد و ضوابط زیر دستخطی کے دفتر میں اوقات کار میں ہر روز دیکھے جاسکتے ہیں۔

(غلام مصطفیٰ خان)
ایگزیکٹو انجنیئر
بی اینڈ آر ڈویژن
نوشہرہ

INF (P) 817